قال رسول اللہ ﷺ: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اس شخص کا ایمان نہیں جس میں امانت داری نہ ہو

(مسند امام احمد، رقم الحدیث 12383)

۱۔ امانت داری ایمان کا حصہ ہے‘ جو شخص اللہ اور آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ کسی کی امانت میں خیانت نہیں کر سکتا۔ اسے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اگر میں نے کسی کا حق دبا لیا یا اس کی ادائیگی میں کمی اور کوتاہی کی تو میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے، وہ یقیناً اس کا حساب لے گا اور اس دن جب کہ ہر شخص ایک ایک نیکی کا محتاج ہو گا حق تلفی کے عوض میری نیکیاں دوسروں کو تقسیم کر دی جائیں گی، پھر میری مفلسی پر وہاں کون رحم کرے گا؟ اس طرح کے تصورات سے اہل ایمان کا دل کانپ اٹھتا ہے اور پھر خیانت یا حق تلفی کرنے سے باز آ جاتا ہے

۲۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم کے متعدد مقامات پر امانت داری کی تاکید فرمائی ہے، ارشاد باری ہے:

فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ (بقرۃ:۲۸۳)

ترجمہ: ”تو جو امین بنایا گیا اس کو چاہیے کہ اپنی امانت ادا کرے اور چاہیے کہ اپنے پروردگار اللہ سے ڈرے“۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں امانت داری کو تقویٰ سے جوڑ دیا ہے یعنی جس کو موت کے بعد کی زندگی حساب وکتاب اور عدالت الٰہی پر یقین ہو جس کے دل میں خوف خدا اور اس کی گرفت کا احساس ہو اسے چاہیے کہ امانت میں خیانت نہ کرے جس کا جو حق ہے پورا پورا ادا کر دے۔

۳۔ اس لیے کہ اس دنیا میں خیانت کرنے والا قیامت کے دن چین وسکون سے نہیں رہ سکتا، وہاں ایک ایک کا حق ادا کرنا ہوگا اور بڑی دشواریوں کا سامنا ہوگا؛ لیکن جس کو آخرت پر یقین نہیں وہ جو چاہے کرے دنیا میں چند روزہ زندگی کے بعد آخر اپنے کیے ہوئے پر افسوس ہوگا اور بڑے خسارے میں ہوگا۔

۴۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے کہ زمانہ قیامت سے جیسے جیسے قریب ہو گا ایمانی قوت کم ہوتی چلی جائے گی اس کے نتیجے میں امانت داری بھی اٹھ جائے گی اور حال یہ ہو گا کہ مسلمانوں کی بڑی بڑی آبادی ہو گی مگر امانت داری پوری آبادی میں ایک آدھ بڑی مشکل سے دستیاب ہو گا اور وہ بھی حقیقت میں امین نہ ہو گا۔

۵۔ بعض لوگوں میں امانت داری کا جذبہ ہوتا بھی ہے تو وہ صرف مال کی حد تک محدود رہتا ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس کسی کا مال رکھا ہو تو وہ اسے ادا کر دیتا ہے، عام طور پر لوگوں کا ذہن اسی مالی امانت کی طرف جاتا ہے؛ حالانکہ امانت کی اور بھی مختلف قسمیں ہیں، جن کی اہمیت بعض صورتوں میں مالی امانت سے بھی بڑھی ہوئی ہوتی ہے، ان کی حفاظت بھی ایک مسلمان کے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنی مالی امانت کی ہوتی ہے

٦۔ نااہلوں کو کوئی عہدہ دینا یا مناصب سپرد کرنا یہ بھی بد دیانتی میں آتا ہے۔ اس سے آخرت کا نقصان کے ساتھ ساتھ دنیا کا نظام بھی درہم برہم ہو جاتا ہے۔

۷۔ اپنے ذمہ شدہ کام پوری ذمہ داری سے ادا کرنا اور کوئی چوری یا کرپشن نہ کرنا یہ بھی ایمانداری کے زمرے میں آتا ہے۔

۸۔ مجالس میں کہہ ہوئی باتیں جو آپ کے ساتھ امانت ہو جاتی ہیں۔ یہ باتیں دوسروں کو بتانے سے امانت میں خیانت کے مترادف ہے۔

۹۔ کوئی آپ سے مشورہ مانگیں تو آپ پر لازم ہے کہ اپنی طرف سے بہترین مشورہ دیں۔ مشورہ دینے میں کنجوسی کرنا بد دیانتی ہے۔

۱۰۔ کوئی شخص آپ کو اپنا سمجھتے ہوئے اپنے کسی راز میں شامل کر لے تو پھر آپ اس بات کے امین ہوں گے۔ دوسروں کو بتانا بد دیانتی میں آتا ہے۔

۱۱۔ میاں بیوی چونکہ ایک دوسرے کے لئے لباس ہیں۔ اور یہ رشتہ ایسا ہے کہ جس میں ایک دوسرے کی بہت ہی باتوں کا پتا چلتا ہے جو کسی اور کو علم نہیں ہو سکتا۔ تو میاں بیوی ایک دوسرے کے امین ہیں اور اگر یہ ایک دوسرے کی باتیں بتاتے ہیں تو نہایت ہی بے شرمی اور بد دیانتی ہے۔

۱۲۔ ایک شخص کسی کو بطور امانت رکھنے کوئی چیز دے اور وہ بھول جائے یا اسے یاد تو ہو مگر اس کے پاس کوئی شہادت نہیں ہے، یہ نازک گھڑی ہوتی ہے' اس میں امانت کا مال لینے والے کے ایمان کا امتحان ہے، وہ اللہ کی گرفت پر یقین رکھتے ہوئے مال واپس کر دیتا ہے یا اس کا حق دبا کر اپنی آخرت کو تباہ کر لیتا ہے، اگر اس نے مال واپس نہ کیا تو یہ حق تلفی ہے اور اس پر سخت وعید آئی ہے، روز محشر اس کا حساب دینا ہو گا۔

۱۳۔ جس طرح مادی حق کی ادائیگی سے پہلو تہی حق تلفی ہے' اسی طرح بعض حقوق ایسے ہوتے ہیں جو مادی تو نہیں ہیں؛ لیکن شریعت نے انہیں حق اور امانت سے تعبیر کیا ہے ان کی ادائیگی ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے جیسے میاں بیوی کے باہمی حقوق۔ ایک شخص جب کسی عورت کو اپنے نکاح میں لیتا ہے تو اس پر عورت کے کچھ حقوق عائد ہوتے ہیں اسی طرح زوجیت میں آنے کے بعد عورت سے بھی شوہر کے کچھ حقوق وابستہ ہو جاتے ہیں' یہ حقوق امانت کے درجے میں ہیں، ان کی ادائیگی میں ٹال مٹول یا کمی و کوتاہی کرنا حق تلفی اور خیانت ہے جو ان

کے لیے جائز نہیں۔ ۱۴۔ والدین اوراولاد کے باہمی حقوق بھی امانت ہے اس میں کمی وکوتاہی خیانت ہے اور موجب گناہ ہے، اسی طرح استاذ اور شاگرد کے درمیان کے حقوق بھی امانت کے درجے میں ہیں، شاگرد کو چاہیے کہ اپنے استاذ کی خدمت، عزت واحترام اوران کا ادب کریں تو استاذ کو بھی چاہیے کہ وہ پوری امانت داری کے ساتھ اپنے شاگرد کو علمی غذا فراہم کریں، خود کتاب کا مطالعہ کریں اور پوری محنت سے علمی صلاحیت ان میں منتقل کرنے کی کوشش کریں، اس میں کچھ خامی خیانت کے دائرے میں داخل ہے۔

۱۵۔ قاضی یا حاکم یا گھر کا سربراہ کسی مابین کے درمیان فیصلہ کرے تو پوری ایمانداری کے ساتھ کرے۔ کسی قرابت، خاندان، قوم، مذہب یا مسلک کا خیال نہ کرے۔

خلاصہ یہ کہ امانت کا دائرہ صرف روپے پیسے، جائداد اور مال ومنال تک محدود نہیں؛ بلکہ ہر مالی، قانونی اور اخلاقی امانت تک وسیع ہے، عام طور پر امانت کا لفظ بولنے سے لوگوں کا ذہن مالی امانت کی طرف جاتا ہے، اوراسی امانت کی ادائیگی کو

کافی سمجھا جاتا ہے، جب کہ امانت داری کے مفہوم میں کافی وسعت ہے، اسی وسیع تر مفہوم میں مسلمانوں کا عمل ہونا چاہیے۔ آج بہت سے فسادات‘ لڑائی جھگڑے اسی امانت داری کے نہ ہونے کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ اگر مالی‘ قانونی‘ اخلاقی اور تمام طرح کی دیانت کو ملحوظ رکھا جائے تو معاشرہ میں امن چین اور سکون ہو گا‘ بہتر سماج کی تشکیل عمل میں آئے گی اور لوگ خیانت کے گناہ اور آخرت کی گرفت سے بچ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین